REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم چہارشنبہ ۱۹ صفر ۱۳۸۱ھ
خطبہ نمبر ۳۰

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

الفضل

جلد ۵۰/۱۵ | ۲ ظہور ۱۳۴۰ ہش - ۲ اگست ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۳۱ جولائی بوقت ۱۰½ بجے دن

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور اور پنڈی کے درمیان ٹرینوں اور بسوں کی براہ راست آمد و رفت معطل

شدید بارشوں اور سیلاب کے باعث تیرہ سڑکیں زیر آب آگئیں

لاہور یکم اگست۔ مغربی پاکستان میں دو روز تک شدید بارشوں اور تین دریاؤں میں سیلاب کے باعث تیرہ سڑکوں میں شگاف پڑ گئے ہیں اور ان میں سے بیشتر سڑکوں پر آمد و رفت معطل ہو گئی ہے۔ ان سڑکوں کا ٹریفک دوسرے راستوں پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور متاثرہ سڑکوں کی مرمت کی جا رہی ہے۔ راولپنڈی اور لاہور کے درمیان ریل گاڑیوں اور بسوں وغیرہ کی براہ راست آمد و رفت معطل ہو گئی ہے۔

ریلوے کے ایک اعلان کے مطابق کل صبح ۱۱½ بجے لالہ موسیٰ وزیر آباد سیکشن پر ہری پور بند اور وزیر آباد کے درمیان ٹرین سروس معطل ہو گئی۔ کیونکہ پٹڑی ۱۲ انچ پانی میں ڈوب گئی تھی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق اس جگہ پانی کی سطح بلند ہو رہی تھی۔ پانچ اپ کراچی ایکسپریس وزیر آباد سانگلہ ہل۔ چک جھمرہ۔ سرگودھا۔ ملکوال۔ لالہ موسیٰ کے راستے منتقل کر دی گئی ہے۔ اسی طرح کل ہمات اپ اور آٹھ ڈاؤن تیز گام کا ڈیال بھی لاہور سے قلعہ شیخوپورہ۔ چک جھمرہ۔ ہنڈے والی۔ سرگودھا۔ ملکوال اور لالہ موسیٰ کے راستے منتقل ہو گئیں۔

وزیر آباد سانگلہ ہل سیکشن پر کالیکے اور حافظ آباد کے درمیان پٹڑی پر پانی کی سطح ساڑھے تین انچ ہے۔ بہرکیف گاڑیوں کی آمد و رفت سٹیم انجنوں کے ذریعہ جاری ہے۔

وزیر آباد کے قریب جی ٹی روڈ پر ہری پور بند کے گرد متبادل راستہ زیر آب آگیا ہے۔ اور یہاں پانی کی سطح ۳ سے ۴ فٹ تک ہے۔

سیالکوٹ میں ۳۶ گھنٹے کے دوران ۲۰ انچ بارش۔ کئی دیہات زیر آب

شہر کے محلوں میں پانی۔ ایک شخص ڈوب کر ہلاک ہو گیا

لاہور یکم اگست۔ سیالکوٹ شہر اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں گزشتہ ۳۶ گھنٹے کے دوران کم از کم ۲۰ انچ بارش ہوئی۔ جس سے شہر کے مختلف محلے اور ضلع کے متعدد دیہات پانی میں گھر گئے سیالکوٹ میں پانی میں ڈوب کر ایک شخص کے ہلاک ہونے کی بھی اطلاع ملی ہے۔ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے بتایا کہ سیالکوٹ میں بارشوں کا سلسلہ پرسوں صبح سے شروع ہوا اور ۷ بجے شام تک ۱۲ انچ بارش ہو چکی تھی۔ رات کے وقت بارش قدرے تھمی لیکن نصف شب کے بعد پھر بارش شروع ہوئی اور کل دوپہر کو یہ سلسلہ بند ہوا۔ اس وقت تک قریباً ۲۰ انچ بارش ہو چکی تھی۔

دعا کی تحریک

صدر انجمن احمدیہ کی املاک سے آمد خالصتہً اشاعت اسلام پر خرچ ہو رہی ہے۔ امسال سندھ میں کثرت باراں کی وجہ سے فصلوں کے نقصان سے متعلق تشویشناک اطلاعات آرہی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ بارشیں رحمت کا موجب ثابت ہوں اور خدا تعالیٰ نقصان سے فصلوں کو بچائے۔ ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید

مسجد مبارک میں قرآن مجید کے درس کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ درس روزانہ نماز عصر کے بعد ہوتا ہے۔ پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب درس دے رہے تھے۔ اب مورخہ ۲۹ جولائی بروز ہفتہ سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے درس دینا شروع کیا ہے۔ مقامی احباب کو چاہیئے کہ وہ بالالتزام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

مولانا مودودی کا مشرقی افریقہ کا دورہ منسوخ

لاہور یکم اگست۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے دورہ مشرقی افریقہ کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے۔ مولانا کے معاون خصوصی کے بیان کے مطابق حکومت نے مولانا مودودی کا پاسپورٹ ان سے لے لیا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب یورپ تشریف لیجانے کی غرض سے کراچی سے روانہ ہو گئے

احباب آپ کی کامل و عاجل شفایابی اور بخیریت واپسی کیلئے دعائیں جاری رکھیں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر علاج نیز یورپ اور امریکہ کے احمدیہ مشنوں کے دورے کی غرض سے مورخہ ۲۸ جولائی کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز بیروت کے راستہ یورپ روانہ ہو چکے ہیں آپ نے ۳۱ جولائی کو انگلستان کے لئے روانہ ہونا تھا۔

احباب جماعت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نئے سلیبس کے مطابق گیارھویں۔ بارھویں (میڈیکل۔ انجینئرنگ۔ ہیومینیٹیز گروپس) اور بی اے، بی ایس سی (فرسٹ اور سیکنڈ ایئر) داخلے ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے شروع کئے جائیں گے۔ مراعات فیس مطابق لیاقت اور تعلیمی قابلیت۔ کالج کا ماحول پاکیزہ، سامان سائنس بہترین۔ اور سٹاف لائق و ہمدرد ہے۔ داخلہ کے وقت اپنے گارڈین کا ساتھ ہونا ضروری ہے کیرکٹر اور پرووژنل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔ پراسپکٹس دفتر سے مل سکتا ہے۔

(پرنسپل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالےٰ پر صحیح معنوں میں توکل کرو اور کبر و غرور کی بجائے عجز و انکسار کو اپنا شعار بناؤ

جو شخص خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء —— بمقام ناصر آباد (سندھ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سورۂ فاتحہ وہ دعا ہے

جسے ہر مسلمان (جو اپنے آپ کو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا کرنے کی کوشش کرتا ہے) دن میں ۳۰۔۴۰ مرتبہ ہر روز پڑھتا ہے۔ کم سے کم فرائض اور سنن موکدہ (یعنی وہ سنتیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ضرور پڑھا کرتے تھے اور اپنے متبعین کو پڑھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے) ملا کر ایک مسلمان دن میں ۳۰۔۳۵ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے یعنی چار رکعتیں فجر کی اور ۱۲ ظہر کی ملا کر ۱۶ ہوئیں۔ پھر ۴ عصر کی ملا کر بیس اور ۵ مغرب اور ۹ عشاء کی یہ کل ۳۴ رکعتیں ہوئیں لیکن اگر ظہر کی سنتیں بجائے چار چار کے دو دو پڑھی جائیں تو چار رکعتیں کم ہو کر ۳۰ رہ جائیں گی۔ اس طرح گویا ۳۰ سے ۳۴ دفعہ ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھے۔ اور اگر فرائض اور سنن کے علاوہ وہ نوافل بھی پڑھے تو پھر جیسا موقعہ ہوگا اس تعداد میں زیادتی ہو جائے گی۔ مثلاً رمضان میں تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ اگر انسان آٹھ تراویح پڑھے، یا ۱۸ تراویح پڑھے تو پھر ۳۸ سے ۴۴ دفعہ تک سورۂ فاتحہ پڑھے گا۔

غرض جس نے نماز پڑھی اس کو ۳۴ دفعہ یا کم از کم

۳۰ دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھنی پڑتی ہے

اور اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اسے سورۂ فاتحہ نہ آتی ہو۔ مگر ایک مسلمان کے لئے یہ کہنا بھی درست نہیں کہ مجھے سورۂ فاتحہ نہیں آتی، ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ سیکھے۔ ہاں اگر یہ حالت ہو کہ اسے آ ہی نہ سکتی ہو۔ تو علیحدہ بات ہے۔ مثلاً ایک شخص بڈھا ہو اور اس کی عقل ماری گئی ہو۔ یا آخری عمر میں وہ اسلام لایا ہو یا پاگل ہو۔ یا بچہ ہو۔ تو ایسے معذوروں کو الگ کر کے باقی سب کے لئے لازمی ہے کہ تیس سے لے کر ۴۴ مرتبہ تک سورۂ فاتحہ کو نماز میں دہرائے۔

اس سورۃ میں ایک مومن خدا کے حضور کھڑے ہو کر علاوہ اور باتوں کے

دو باتیں اپنی طرف سے کہتا ہے

یہ دو باتیں اس کے دو دعوے ہوتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے حضور کھڑے ہو کر کرتا ہے۔ باقی باتیں دعوے نہیں ہوتے بلکہ یا تو وہ حقائق بیان کرتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ اس میں وہ خدا تعالےٰ کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ اس کا اپنا کوئی کام نہیں۔ اسی طرح الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین۔ یہ سب

واقعات اور حقائق

ہیں:

اور یا پھر وہ خدا تعالےٰ سے مانگتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم۔ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ یہ بھی اس کا اپنا کام نہیں۔ وہ اپنی طرف صرف دو دعوے منسوب کرتا ہے اور کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

ان دو دعووں کے سوا سورۂ فاتحہ میں انسان کی طرف سے اور کوئی دعوے نہیں۔ مثلاً خدا تعالےٰ کی ربوبیت کا اقرار ہے۔ سو انسان کہے نہ کہے۔ اللہ تعریف والا ہے وہ کہے نہ کہے اللہ رحمٰن ہے۔ وہ کہے نہ کہے اللہ رحیم ہے۔ وہ کہے نہ کہے اللہ مالک یوم الدین ہے اس کے نہ کہنے سے

خدا کی ربوبیت

میں کوئی فرق نہیں آتا۔ وہ اگر نہ کہے کہ تو رحمٰن ہے تو اس کی رحمانیت میں کیا فرق پڑ جائے گا۔ خدا تعالےٰ کے بادل اسی طرح برسیں گے جس طرح پہلے برستے تھے۔ اس کا سورج بدستور چڑھتا رہے گا۔ اس کی ہوا بغیر روک کے چلتی رہے گی۔ انسان کے ہاتھ جن سے پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ غرضیکہ باقی سب اعضاء جن سے وہ کام لیتا ہے۔ وہ اس نے کہیں سے خریدے نہیں بلکہ مفت ملے ہیں۔ اگر کوئی اس سے پوچھے کہ ایک مٹی کا ڈھیلا زیادہ قیمتی ہے یا ہاتھ۔ تو کوئی پاگل ہی ہوگا جو یہ کہے گا کہ مٹی کے ڈھیلے کی قیمت زیادہ ہے۔ یقیناً ہر عقلمند یہی کہے گا کہ ہاتھ زیادہ قیمتی ہے۔

گورنمنٹ کے قانون

میں بھی ایسا ہی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کا ہاتھ کاٹ دے یا پاؤں یا ناک وغیرہ کاٹ دے۔ تو گورنمنٹ اس کاٹنے والے کو قید کرتی ہے۔ اور اگر اتفاقی حادثہ سے مثلاً موٹر کی ٹھوکر وغیرہ سے کسی عضو کو نقصان پہونچ جائے تو جیسی اس مجروح کی حیثیت ہوتی ہے، اس کے حسب حالات نقصان پہنچانے والے سے ہرجانہ دلایا جاتا ہے۔ بہرحال گورنمنٹ کے نزدیک بھی ہاتھ اور پیر کی قیمتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے بعض حالات میں زخمی کرنے والے کو قید میں ڈالا جاتا ہے۔ اور

اتفاقی حادثہ میں

مجروح کی حیثیت کے مطابق بعض دفعہ ہزار بعض دفعہ دو ہزار بلکہ پچاس پچاس ہزار روپیہ تک ہرجانہ دلایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر ایک ڈاکٹر ہو جس کی آمد ہزار بارہ سو روپیہ ماہوار ہو۔ اور کوئی شخص اتفاقی حادثہ سے اس کا ہاتھ یا پاؤں توڑ دے۔ تو اس ڈاکٹر کو ہزار دو ہزار روپے ہرجانہ دلانا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے

گزارہ کے مطابق

دلایا جائے گا۔ عدالت کہے گی کہ چونکہ یہ شخص بے کار ہو گیا۔ تو اب یہ اپنے بیوی بچوں کو کس طرح کھلائے گا۔ اس لئے ایسی صورت میں وہ پچاس پچاس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ روپے تک ہرجانہ دلا دیتی ہے۔

اب دیکھو

کہ اس قدر قیمتی ہاتھ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے انسان کو مفت دیا ہے، اس نے اس پر کوئی قیمت خرچ نہیں کی۔ وہ ایسا قیمتی ہے کہ اسے نقصان پہونچ جائے پر گورنمنٹ بھی کسی کو ایک ہزار کسی کو دو ہزار کسی کو دس ہزار کسی کو بیس ہزار کسی کو پچاس ہزار اور کسی کو لاکھ لاکھ روپے تک دلا دیتی ہے۔

لیکن اگر اس کے مٹی کے ڈھکنے کو کوئی توڑ ڈالے اور پھر مالک جا کر عدالت میں دعوے کرے کہ فلاں شخص نے میرا مٹی کا ڈھکنا توڑ دیا ہے تو اول تو کوئی وکیل ایسے مقدمہ کو لینے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی لالچ کے مارے لے بھی لے تو عدالت اس کی بیوقوفی پر مقدمہ خارج کر دے گی۔ غرض وہ ہاتھ جس کی قیمت ہزار دو ہزار یا لاکھ مقرر کی گئی تھی اس پر تم نے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا۔ وہ تو تمہیں مفت ملا ہے۔ مگر وہ ڈھکنا جس کے توڑے جانے پر پولیس کا چالان نو کجا تم خود بھی جا کر عدالت میں دعوے کرو تو عدالت توجہ کے قابل نہیں سمجھے گی۔ وہ تمہیں مفت نہیں مل سکتا وہ تم خریدنا چاہو تو پیسے دے کر ہی ملے گا۔ اب یہ تمہارے ہاتھ پاؤں ناک کان وغیرہ

خدا کی رحمانیت کا ثبوت

نہیں تو اور کیا ہے اس ثبوت کی موجودگی میں اگر بندہ خدا کو الرحمٰن الرحیم نہ بھی کہے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر ساری دنیا کہنے لگ جائے کہ رحمٰن کوئی نہیں تو اس کا یہ قول ہی خدا کی رحمانیت کی دلیل ہوگا۔ کیونکہ جب کوئی شخص کہہ رہا ہوگا۔ کہ کوئی خدا نہیں تو یہ کس زبان سے بول رہا ہوگا۔ یہ زبان اس نے کہاں سے لی ہوگی۔ یقیناً خدا نے اسے مفت دی ہے اور رحمٰن مفت دینے والے کو ہی کہتے ہیں پس اس کا تو خدا کو گالیاں دینا بھی خدا کی رحمانیت کا ثبوت ہوگا۔

پھر بندہ کہتا ہے

خدا مالک یوم الدین ہے

اب اگر یہ کہتا تب بھی خدا مالک یوم الدین تھا۔ اگر یہ نہ کہتا تب بھی وہ مالک یوم الدین تھا۔ اسکے بعد کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس ساری سورۃ میں یہی دو فقرے ایسے ہیں جو اس نے اپنی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان سے پہلے وہ صداقت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے بعد خدا سے کچھ مانگتا ہے کہ اے خدا مجھے کچھ دے دے۔ لیکن درمیان میں وہ دو دعوے کرتا ہے ایک تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ

میں خدا کا عبد ہوں اور کسی کا عبد نہیں۔

لیکن

اگر اس کا عمل دیکھو

تو کتنے ہیں جو اس دعوے پر سچے طور پر عمل کرتے ہیں۔ ہزاروں ہیں جو ایک طرف ایاک نعبد کہتے ہیں اور دوسری طرف چوریاں کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ غیبت کرتے ہیں۔ اور ذرا ہاتھ میں طاقت آئے تو دوسرے کو کچھ چیز ہی نہیں سمجھتے وہ اپنے کمزور بھائی کو کہتا ہے کہ میں تھپڑ مار کر تیرے سارے دانت توڑ ڈالوں گا وہ نادان اتنا بھی نہیں جانتا کہ یہ زور اسکے ہاتھ میں کہاں سے آیا۔ دولت آجائے تو وہ لوگوں کو کہتا ہے کہ میں تمہیں یوں ذلیل کر دوں گا۔ میں تمہیں سیدھا کر دوں گا۔ چنانچہ دیکھ لو نبیوں کے مخالف کس گھمنڈ کے ساتھ نبیوں کو چیلنج دیتے تھے۔ کہ باز آجاؤ ورنہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دیں گے ہمارے ملک میں بھی زمیندار اپنے کمزور ہمسایہ کو کہتے ہیں کہ ہم تمہارا پاخانہ بند کر دیں گے۔ دیہات میں ٹٹیوں کا یا ان کی صفائی کرنے والوں کا انتظام تو ہوتا نہیں کھیتوں میں جانا ہوتا ہے تو وہ زمیندار ذرا سی بات پر اتنا اچھلتا ہے کہ گویا زمین و آسمان کی طاقت اسی کے پاس ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو حقیقی حکومت حاصل ہے مگر اسکے باوجود وہ بندوں پر حکومت نہیں جتاتا بلکہ ناز اٹھا رہا ہے۔ اور محبت کے ساتھ اپنے بندوں سے احسان کر رہا ہے کہیں بندہ روٹھا ہوا ہے اور خدا اسکو منا رہا ہے۔

حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

لکھتے ہیں کہ لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ میں اعلیٰ کپڑے پہنتا ہوں (کیونکہ ان کے متعلق آتا ہے کہ وہ بہت قیمتی کپڑا پہنتے تھے جو آج کل کی قیمت کے لحاظ سے ۲ ½ ہزار روپیہ فی گز کا کپڑا بنتا ہے) اسی طرح شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو دہلی کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے) ان کے متعلق بھی آتا ہے کہ ان کا لباس نہایت اعلیٰ ہوتا تھا اور وہ روزانہ نیا جوڑا پہنتے تھے۔ جب اس پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ قیمتی کپڑے پہنتا اور قیمتی کھانے کھاتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو کبھی کپڑا نہیں پہنتا جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبد القادر! تجھے میری ذات کی قسم تو کپڑا پہن اور میں کوئی کھانا نہیں کھاتا جب تک مجھے خدا تعالیٰ نہیں کہتا کہ اے عبد القادر تجھے میری ذات کی قسم تو یہ کھانا کھا۔

اب دیکھو کہ کہاں خدا تعالیٰ کی ذات اور کہاں عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دونوں میں اتنی بھی تو نسبت نہیں جتنی انسان اور چیونٹی میں ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنی محبت کی وجہ سے بندے کی منتیں کر کے اسے مناتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ سلوک بندے کو شرم دلانے کے لئے ہے کہ خدا تعالیٰ تو عرش پر ہو کر یوں منتیں کرتا ہے مگر یہ اتنا چھوٹا ہو کر کبر و غرور میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں یوں کر دوں گا۔ اور میں دوں کر دوں گا۔

مجھے یہاں کے

کارکنوں کے متعلق رپورٹیں

پہونچتی رہتی ہیں جن کی تحقیق کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ گو ان میں سے بعض جھوٹی رپورٹیں بھی ہوتی ہیں مگر بعض وفعہ سچی بھی ہوتی ہیں۔ اور وہ رپورٹیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ایک افسر اپنے ماتحتوں سے کہتا ہے کہ میں تیرا پانی بند کر دوں گا۔ میں تیری فصل سکھا دوں گا۔ حالانکہ وہ صرف کارندہ ہوتا ہے مالک بھی نہیں ہوتا مگر پھر بھی وہ اس قدر دعوے کرتا ہے کہ حیرت آتی ہے گویا ادھر تو وہ ایاک نعبد میں خدا تعالیٰ کے سامنے کہتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں میں تو آپ کا ایک غلام ہوں۔ میں تو ذلیل ہوں۔ میرا کوئی ٹھکانا نہیں مگر نماز سے نکل کر ایک اپنے جیسے بندے کو جس کی ویسی ہی آنکھیں ہیں جیسی اس کی۔ ویسی ہی ناک ہے جیسی اسکی ویسے ہی ہاتھ اور پاؤں ہیں جیسے اس کے کہتا ہے کہ میں تجھے نکال دوں گا۔ میں تجھے جوتوں سے سیدھا کروں گا۔ میں تجھے بتا دوں گا کہ میں کون ہوں۔

تعجب ہے

کہ پچاس دفعہ خدا تعالیٰ کے سامنے ایاک نعبد کہنے والا کہتا ہے کہ میں وہ چیز ہوں اور میں یہ چیز ہوں اور اتنے بڑے دعوے کرتا ہے مسجد میں تو وہ کہتا ہے کہ خدا ہی سب کچھ ہے مگر باہر آکر آپ ہی رب بن جاتا ہے۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ یہ شخص اتنا جھوٹ بولنے والا ہے۔ کہ جس کی مثال ہی نہیں اور پچاس دفعہ دعوے کر کے جھوٹ بول جاتا ہے ایسے شخص کے قول کی کیا قیمت رہ جاتی ہے جو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ پچاس دفعہ کہتا ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نہایت ذلیل غلام ہوں تو ہی سب سے بڑا ہے مگر باہر نکل کر کہتا ہے کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ بھلا ایسے شخص کے دل میں ایمان پیدا ہی کیسے ہو سکتا ہے جو باوجود کمزور ہونے کے دعوے کرتا ہے کہ میں یوں کر دوں گا اور میں دوں کر دوں گا۔ اسکے مقابلہ میں خدا کو سب طاقتیں حاصل ہیں مگر پھر بھی وہ ایسا نہیں کہتا بلکہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

بعض منافق لوگ جب جماعت سے الگ ہوتے ہیں تو

بلند بانگ دعاوی

کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم یوں کر دیں گے۔ ہم ایسا کر دینگے۔ لیکن میں نے باوجود جماعت کا امام ہونے کے کبھی نہیں کہا کہ میں ایسا کر دوں گا بلکہ یہی کہتا رہا ہوں کہ جو کچھ خدا کی مرضی ہوگی وہی ہوگا۔ انسان کو تو چاہئیے کہ اگر اسکے دل میں ایسا گندہ خیال آئے تو بجائے دوسرے کو مارنے کے کہے کہ میں اس خیال کو کچل دوں گا۔ اور اپنے دل کو سنوارنے کی کوشش کرے ایاک نعبد کہنے والا اگر غرور اور تکبر سے کام لے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی غلامی ہے۔

دوسری بات

جو وہ بطور دعوے کے پیش کرتا ہے ایاک نستعین ہے کہ اے خدا میں نے تجھ ہی سے لینا ہے اور کسی بندے سے نہیں مانگنا۔ مگر عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں ایک بندہ کہتا ہے کہ میں ذلیل ہوں میں حضور کا غلام ہوں ادھر سجدے سے سر اٹھاتے ہی لاٹھی لے کر کھڑا ہو جاتا ہے وہاں یہ دوسرا شخص اسی کی شکایت لے کر خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ خدایا یہ جو تیرا بندہ بنتا تھا بالکل جھوٹ کہتا تھا۔ تیرے سامنے تو کہتا تھا کہ میں نے کسی پر ظلم نہیں کرنا، میں نے کسی کا حق نہیں دبانا، مگر باہر جا کر ڈنڈا لیکر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہم پر ظلم کرتا ہے اور ہمارے مالوں کو ناجائز طور پر دباتا ہے یہ تو تیرے سامنے جھوٹ بول گیا مگر ہم سچ کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگیں گے اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ لیکن ظالم تو یہ کہہ کر کہ میں تیرا غلام ہوں۔ ذلیل ہوں۔ کسی کو کیا کہہ سکتا ہوں۔ جھوٹ بول گیا۔ اور یہ مظلوم بن کر جھوٹ بول گیا کیونکہ ادھر تو خدا تعالیٰ کے سامنے کہا کہ

میں نے تجھ سے ہی مانگنا ہے

اور پھر سلام پھیرتے ہی بندوں کے آگے ہاتھ جوڑنے شروع کر دیتا ہے کہ حضور ہمارے مائی باپ ہیں حضور ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر اس کا ایاک نستعین کہنا صحیح ہے۔ تو پھر یہ گھبراتا کیوں ہے۔ اگر واقعہ میں خدا ہے تو وہ ضرور اس کی مدد کرے گا بندوں سے کس لئے مدد مانگتا پھرتا ہے۔ بہرحال اس کا ایاک نستعین کہنا تبھی صحیح ہو سکتا ہے۔ جب وہ دوسرے بندوں سے

ذلت آمیز مدد

نہ مانگے۔ ہاں تعاون والی مدد مانگے تو یہ درست ہوگا۔ یہ نہ ہو کہ انسانی کوشش پر ہی سارا انحصار رکھے۔ ایک شخص جب کسی سے سفارش کرانا چاہتا ہے۔ اور اسی سفارش پر سارا انحصار رکھتا ہے۔ تو اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر اس کی سفارش نہ ہوئی تو وہ کہیں کا بھی نہ رہے گا۔ حالانکہ جب ایسا شخص نماز میں کہتا ہے کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ تو فارغ ہو کر

کیوں ہر دروازے پر ماتھا رگڑتا ہے

اور منتیں کرتا پھرتا ہے کہ مجھ پر فلاں مصیبت ہے میری مدد کرو۔

غرض ایک طرف تو ظالم کہتا ہے کہ میرے جیسا ذلیل کوئی نہیں اور میرے جیسا غلام کوئی نہیں۔ لیکن نکلتے ہی یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جیسا نمرود کوئی نہیں۔ اس جیسا شداد کوئی نہیں۔ دوسری طرف یہ مظلوم کہتا ہے کہ میں نے تو کسی سے مدد نہیں مانگی تجھ سے ہی مانگی ہے اور پھر نکلتے ہی ہر ایک کے آگے ناک گھستا ہے۔ حیرت آتی ہے کہ کس طرح دونوں فریق جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔ پہلا ایاک نعبد کہتا ہے اور ہر ایک پر ظلم کرنے پر تلا رہتا ہے اور دوسرا ایاک نستعین کہہ کر ہر ایک سے مانگتا پھرتا ہے۔ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ روزانہ پچاس دفعہ

خدا کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں میں تیرا غلام ہوں۔ مجھ سے ذلیل اور کوئی نہیں۔ لیکن فارغ ہوتے ہی فرعون سے بڑا بنتا ہے۔ اور دوسرا کہتا ہے مجھے ان فرعونوں کی پرواہ نہیں۔ میں نے تجھ سے ہی مانگنا ہے تیرے ہوتے ہوئے مجھے کسی اور سے کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد ہر ڈیوڑھی پر جا کر ناک رگڑتا ہے حالانکہ نماز کے اندر کہہ رہا تھا کہ میں نے تو اے خدا تجھ سے ہی مانگنا ہے میں نے کسی اور کے پاس جانا ہی نہیں نہ مجھے کسی کی پرواہ ہے۔ ایک دفعہ تیرے ساتھ جو تعلق جوڑ لیا۔ تو بھلا اب میں کسی کو کیا جانوں اور ادھر مسجد سے نکلتے ہی آوازیں دینی شروع کرتا ہے کہ اے چوہدری جی تسیں ای میری مدد کرو۔ اے مولوی جی تسیں ہی میری کہانی سُن لو۔ غرض ہر جگہ سے مدد مانگتا پھرتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جیسا ذلیل دنیا میں کوئی نہیں۔

پھر دوسری اذان ہوتی ہے۔ یہ پھر مسجد میں آتا ہے اور خدا کے آگے کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے کہ میں نے کسی سے نہیں مانگنا۔ اگر مانگنا ہے تو تجھ سے۔ تیرے سوا بھلا میں جا کہاں سکتا ہوں۔ پھر نماز سے علیحدہ ہوتا ہے تو تم اس نالائق کو دیکھتے ہو کہ کس طرح ہر دروازے پر جا کر مانگتا پھرتا ہے۔ اگر اس کے اندر ذرا بھی حق ہوتی۔ اگر وہ واقعہ میں سمجھتا کہ اس کا خدا موجود ہے۔ تو اسے اس طرح مانگنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک کمزور ایمان والے کا مانگنا جس کے اندر طاقت نہیں اور رنگ رکھتا ہے وہ تو گداگر کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اسے مل جائے تو خیر ورنہ خدا پر توکل کر کے آگے چلا جاتا ہے۔ مگر یہ بالکل جھوٹ بولتا ہے۔ اور خدا سے مانگنے کا اقرار کر کے ہر ایک کے سامنے لجاجت کرتا ہے۔ اور ہر بندے کو خدا سمجھتا ہے۔

کیا یہ عجیب تماشہ نہیں

کہ ظالم اور مظلوم دونوں جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ ایک خدا کے سامنے جا کر کہتا ہے کہ میرے جیسا ذلیل دنیا میں کوئی نہیں میرے جیسا نکما دنیا میں کوئی نہیں۔ اور جب باہر نکلتا ہے تو طرح طرح کے ظلم و ستم سے کام لینا شروع کر دیتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے مجھے کسی ظالم کی کیا پرواہ ہے۔ میں کب کسی سے ڈرتا ہوں۔ جب تیرے جیسا رحیم و کریم خدا میرے سامنے ہو۔ تو مجھے کس کا خوف ہو سکتا ہے۔ بھلا میں کسی سے ڈرتا ہوں؟ مجھے پتہ ہے کہ جو مجھے مارنا چاہے گا تو اسے مار دے گا۔ اور جو مجھے ذلیل کرنا چاہے گا تو اسے ذلیل کرے گا۔ میں تیرا دروازہ چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟ مگر جس طرح پہلا شخص نماز کے بعد ظلم کو شیوہ بنا لیتا ہے۔ اسی طرح یہ دوسرا شخص پانچ مرتبہ خدا سے مانگنے کا اقرار کر کے جاتا ہے۔ اور پانچ پہر لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔ ایسا اقرار کرنے والے پر خدا کا فضل نازل کس طرح ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک بزرگ کا واقعہ

سنایا کرتے تھے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے رزق کے لئے ایک ذریعہ مقرر کیا ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ براہ راست فرشتے آسمان سے لا کر اس کے سامنے رکھ دیں بلکہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کے دل پر ڈال دیتا ہے کہ فلاں بندے کو ضرورت ہے اسے فلاں چیز دے دو۔ یا خواب میں دکھا دیتا ہے کہ فلاں جگہ سے تیری ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ یا کبھی اچھی بارش برسا دیتا ہے اور فصلیں اچھی ہو جاتی ہیں۔ غرض ہزاروں ذریعے رزق پہنچانے کے اس نے مقرر کئے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ بعض دفعہ کسی بندے کو کہہ دیتا ہے کہ تو تلاش بھی نہ کر بلکہ ایک جگہ بیٹھ جا۔ ہم تیرے لئے رزق پہنچا دیں گے چنانچہ وہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ بندوں کے دل میں الہام کرتا ہے۔ کہ فلاں شخص کے لئے کھانا لے جاؤ۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو کہا کہ تو

پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھ جا

اور اسے وہاں کئی سال تک اللہ تعالیٰ کھانا پہنچاتا رہا۔ آخر ایک دن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس بندے کو دیکھا جائے کہ اس کا ایمان کیسا ہے چنانچہ اس دن لوگوں کو اس کے متعلق الہام کرنا بند کر دیا۔ ادھر اس بزرگ کو

فاقہ آنا شروع ہوا۔ ایک وقت کا فاقہ آیا دوسرے وقت کا آیا۔ پھر تیسرے وقت کا آیا۔ آخر اس سے بھوک برداشت نہ ہوئی اس نے سوچا کہ اس طرح بیٹھ رہنا تو ٹھیک نہیں۔ شہر میں جا کر کسی سے کھانا لانا چاہیئے قریب ہی شہر تھا وہاں گئے اور ایک امیر کے دروازے پر جا کر کھانا مانگا۔ جہاں سے انہیں تین روٹیاں اور کچھ سالن ملا۔ جب وہ لے کر واپس چلے تو اس امیر کے دروازے پر ایک کتا بیٹھا تھا۔ اس کتے کے

دل پر اللہ تعالیٰ نے الہام نازل کیا

وہ کتا ان کے پیچھے چل پڑا۔ کچھ دور جا کر ان کو خیال آیا۔ کہ یہ کتا جو میرے پیچھے آ رہا ہے شاید بھوکا ہے۔ یہ سوچ کر انہوں نے ایک روٹی اور تیسرا حصہ سالن کا اس کے آگے ڈال دیا۔ کتا جلدی سے وہ روٹی اور سالن کھا کر ان کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دور جا کر انہوں نے یہ خیال کرکے کہ اس کتے کا حق زیادہ ہے۔ دوسری روٹی اور ایک حصہ سالن اور ڈال دیا۔ کتا وہ بھی جھٹ پٹ کھا کر پیچھے ہو لیا۔ اب ان کے دل میں خیال آیا کہ کیسا ڈھیٹ جانور ہے۔ انسان کی عادت ہے کہ وہ غصّے میں آ کر جانوروں سے باتیں کرنی شروع کر دیتا ہے

تم نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا

کہ کسان چلتے ہوئے بیلوں سے بھی باتیں کرتا جاتا ہے۔ اور اسے کہتا جاتا ہے۔ کہ تجھے کیا ہو گیا ہے۔ حالانکہ وہ بیل سنتا نہیں سمجھتا نہیں۔ اسی طرح غصّے میں آ کر انہوں نے کتے سے کہا کہ "بے حیا تمہیں کا دو روٹیاں ڈال دیں اب بھی جانے کا نام نہیں لیتا"۔ ادھر انہوں نے یہ کہا اور معاً اللہ تعالیٰ نے ان پر

کشف کی حالت

طاری کی اور وہ کتا بولا۔ کشف میں جانور بھی بولا کرتے ہیں۔ اور دیواریں بھی بولا کرتی ہیں۔ کہ بے حیا تم ہو یا میں ہوں۔ مجھے اس امیر کے دروازے پر سات سات وقت کا فاقہ آیا ہے۔ مگر اس کے باوجود میں اس دروازے سے کہیں نہیں گیا۔ لیکن خدا تم کو اتنی مدت سے وہیں بیٹھے کھانا پہنچاتا رہا۔ اور تم تین فاقوں سے گھبرا کر مانگنے آ گئے ہو۔ اب خود ہی سوچو کہ بے حیا تم ہو کہ میں ہوں۔ کتے نے یہ کہا اور ادھر ان کی کشفی حالت جاتی رہی۔ تب انہیں سمجھ آ گئی۔ اور انہوں نے

آخری روٹی اور سالن

بھی وہیں پھینکا اور اپنے مقام پر واپس آ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے تو

ان کا امتحان لینا تھا

اور ان پر ظاہر کرنا تھا کہ تمہارا ایمان ابھی مضبوط نہیں ہوا۔ گھر پہنچے تو دیکھا کہ پانچ چھ آدمی کھانا لئے کھڑے ہیں۔ ایک معذرت کر رہا تھا کہ حضور غلطی ہوئی معاف کیجئے مجھے یاد نہیں رہا تھا۔ دوسرا یہ کہہ رہا تھا حضور میری بیوی بیمار تھی معاف فرمائیں کہ آپ کو تکلیف ہوئی۔ غرض ہر ایک معافی مانگ رہا تھا اور کھانا پیش کر رہا تھا۔ تو خدا تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہوتے ہیں کہ انہیں اسباب سے کام لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ انہیں خود کہہ دیتا ہے کہ ایک جگہ بیٹھ جاؤ۔ ہم تمہارا رزق تمہیں خود پہنچائیں گے۔ اور کبھی اللہ تعالیٰ اتنا رزق دیتا ہے کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ کی طرح ہزار ہزار روپیہ گز والا کپڑا پہننے کا حکم دیتا ہے۔ اور کبھی اتنی تنگی ہوتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح وہ پیٹ پر پتھر باندھے پھرتا ہے۔

غرض کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا رزق دیتا ہے اور کسی کو بغیر حساب کے دیتا ہے جیسا کہ حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہما السلام کو دیا۔ بہرحال یہ حکم ہوتا ہے کہ بندوں کے پاس نہ جائیں یہ جائز ہوتا ہے کہ وہ کوشش کرے۔ کھیتی باڑی کرے۔ لیکن اگر وہ اپنی حالت کو یہاں تک گرا لے کہ مانگنے کے پیچھے پڑا رہے اور ذرا سی تکلیف پر بندوں کے آگے ہاتھ جوڑنا شروع کر دے تو یہ کسی طرح جائز نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ

ایک مظلوم ظلم کی شکایت کرے

مگر یہ کہ ہر ایک کے ساتھ اسی طرح چمٹ جائے جس طرح جونک چمٹتی ہے اور یہ خیال کرے کہ اگر میری مدد نہ کی تو میں مر گیا۔ کسی طرح درست نہیں۔ یہ تو پانچ وقت کہتا ہے کہ اے خدا میں نے تیرے سوا کسی سے نہیں مانگنا۔ اور پھر ہر دروازہ سے چمٹا نظر آتا ہے۔ اگر یہ خدا سے مانگتا تو کیا خدا اسے چھوڑ دیتا؟ ہم تو معمولی معمولی باتوں میں دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ خدا تعالیٰ ایسے طور پر دشمن سے بدلہ لیتا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ ایک شخص تم کو مار کر جاتا ہے یا تمہارے بیٹے کو مارتا ہے اور گھر جاتا ہے تو اس کے بیٹے کو قولنج ہو جاتا ہے۔ ایسے بیسیوں واقعات ہمارے سامنے موجود ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ جب بدلہ لینے لگو تو میرے بندوں کے متعلق رحم کا خیال رکھو۔ لیکن بعض لوگ جب بدلہ لینا چاہتے ہیں تو بددعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا بیڑا غرق ہو تو اچھا ہے۔ بلکہ بعض تو مجھے خط لکھتے ہیں کہ فلاں نے ہمیں دکھ دیا ہے دعا کریں کہ اس کا بیڑا غرق ہو۔ میں انہیں لکھتا ہوں کہ تمہیں تو اس سے غرض ہے کہ تمہارا فائدہ ہو جائے اس بات سے کیا فائدہ کہ دوسرے کا بیڑا غرق ہو مگر وہ اس پر مصر رہتے ہیں کہ ہم تو تب خوش ہوں گے جب دشمن کا بیڑا غرق ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک کبڑی کی مثال

سنایا کرتے تھے کہ اس سے کسی نے پوچھا کہ آیا تو یہ چاہتی ہے کہ تیری کمر سیدھی ہو جائے یا باقی لوگ بھی کبڑے ہو جائیں۔ تو جیسا کہ بعض طبیعتیں ضدی ہوتی ہیں اس نے آگے سے یہ جواب دیا کہ مدتیں گزر گئیں میں کبڑی ہی رہی اور لوگ میرے کبڑے پن پر ہنستے اور مذاق کرتے رہے اب یہ تو سیدھا ہونے سے رہا مزہ تو جب ہے کہ یہ لوگ بھی کبڑے ہوں اور میں بھی ان پر ہنس کر جی ٹھنڈا کروں۔ اسی طرح کی

بعض حاسد طبیعتیں

ہوتی ہیں کہ انہیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ان کی تکلیف دور ہو جائے۔ بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ دوسرا تکلیف میں مبتلا ہو جائے حالانکہ اگر نادان سوچیں تو انسان سے ہزاروں غلطیاں روزانہ ہوتی ہیں اور اس کے دل میں بغض اور کینہ کپٹ نہ ہو تو ہزاروں لاکھوں گناہ جو وہ روز کرتا ہے مثلاً کبھی جھوٹ بولتا ہے۔ کبھی بدظنی کرتا ہے کبھی کسی سے درشت کلامی کرتا ہے۔ کبھی کسی سے ہنس کر نہیں بولتا۔ کسی وقت بچوں کی تربیت سے غفلت کرتا ہے بعض دفعہ بیوی کا حق ادا نہیں کرتا۔ ایسی صورت میں جب قیامت کے دن ان غلطیوں کا طومار اس کے سامنے رکھا جائے گا۔ تو اس وقت اس کے پاس کیا چیز ہوگی جو اس کے بدلہ میں دیگا۔ اس وقت صرف ایک ہی چیز ہوگی جو بدلہ میں پیش کر سکے گا۔ یعنی جو اس نے اپنے بھائیوں کے گناہ معاف کئے ہوں گے اس وقت خدا تعالیٰ کہے گا کہ میرا بندہ دنیا میں دوسروں کے گناہ معاف کرتا رہا ہے۔ اور جب یہ بندہ ہو کر اپنے جیسے بندوں کے گناہ معاف کرتا رہا ہے تو میں رب العٰلمین ہو کر اس کے گناہ کیوں نہ معاف کروں۔ مجھے تو اسے سزا دیتے ہوئے شرم آتی ہے۔

لیکن بعض لوگ اس قانون سے

ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں

کہ قانون شکنی کو جرم نہیں سمجھتے اور خود بخود خیال کر لیتے ہیں کہ وہ قابل معافی ہیں۔ مثلاً جب نظام سلسلہ کے خلاف بعض لوگ حرکت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خدا اتنے گناہ معاف کرتا ہے آپ بھی معاف کر دیں۔ حالانکہ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ اس فعل کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ اور معاف کرنا تو اس کے اختیار میں ہوتا ہے جس کا جرم کیا جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے پاس بعض لوگ ایک عورت کا مقدمہ لائے جس نے چوری کی تھی چونکہ وہ ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے معاف کر دیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ سن کر جوش میں آ گئے اور آپؐ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

تو معافی کے یہ معنے نہیں کہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے اور نہ مجرم کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بطور حق کے معافی مانگے۔

معافی دینا اصل میں خدا کا کام ہے

اور اس نے بندہ کے گناہ معاف کرنے کی نیکی کو اس کی معافی کا ذریعہ بنایا ہے اور یہی چیز ہے جو خدا کے سامنے ان گناہوں کے طومار کی سزا دینے سے اسے بچا سکتی ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ کی تعلیم کس طرح حکمت سے پُر ہے۔ ایک طرف ظالم کو کہتا ہے کہ تو نیچا ہو کر بات کر۔ اور دوسری طرف ماتحت کو کہتا ہے کہ اگر کوئی تجھ پر ظلم کرتا ہے تو مجھ سے مدد مانگ تو اور کسی کے پاس جاتا ہی کیوں ہے۔ تو

ایاک نستعین

پڑھتا ہے کہ اے خدا میں نے کسی کے پاس جا کر کیا لینا ہے جبکہ تجھ سا محسن خدا موجود ہے۔ مگر جب انسان کی یہ حالت ہو کہ ادھر وہ یہ عہد کرے پھر دروازہ سے بھیک مانگتا پھرے اور خدا کا عہد توڑ دے تو اسے مدد کیا ملنی ہے لیکن اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر وہ یقیناً ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے نقصان کی تلافی ہو جائے کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے خدا اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔

درخواست دعا

محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ دختر حضرت میاں معراج الدین صاحبؓ مرحوم لاہور آج کل ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور)

اعلان بابت انتخاب امارت حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

امارت حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ عاجز اس امارت کا انتخاب کرانے کے لئے بتاریخ 5/8/61 بروز ہفتہ بوقت گیارہ بجے صبح پوہلہ مہاراں حاضر ہوگا۔ اس حلقہ کے جملہ پریذیڈنٹ صاحبان اسی روز وقت مقررہ پر پوہلہ مہاراں میں موجود رہیں۔ قواعد کے مطابق امارت حلقہ کے انتخاب میں صرف اسی حلقہ کے پریذیڈنٹ صاحبان ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحبان کی اپنی حاضری ضروری ہوگی۔ ان کی طرف سے کوئی نمائندہ شامل نہیں ہو سکتا۔

خاکسار مرزا عبدالحق۔ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب

تحریک جدید کے کام صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

"یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندہ سے وہ کام ہو رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"

ایسے دوست جو ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ وہ جلد از جلد اپنا موعودہ چندہ ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۳۰ جون ۱۹۶۲ء کو ختم ہونے والے عرصہ میں مندرجہ ذیل کاموں کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس بابتہ ۵۸-۵۷ء کے مطابق لیبر اور میٹریل کے ساتھ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۸ اگست ۶۱ء تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	زربیعانہ	تکمیل کی میعاد
جہلم اور ملکوال سب ڈویژن میں درج ذیل تفصیل کے مطابق عمارتی سامان کی علیحدہ علیحدہ فراہمی۔		
(۱) (ا) گوبر (ب) مٹی سے لپائی کے لئے مٹی (ج) بھوسہ (د) بھوسہ کی لدائی	۱۰۰/- روپے	۳۰ جون ۶۲ء تک
(۲) (ا) بن بجھا چونا (ب) چونے کی لدائی	۱۰۰/- روپے	۳۰ جون ۱۹۶۲ء تک
(۳) (ا) سرخی (ب) سرخی کی لدائی	۱۰۰/- روپے	۳۰ جون ۶۲ء تک
(۴) (ا) ریت (ب) ریت کی لدائی	۱۰۰/- روپے	۳۰ جون ۶۲ء تک

۲۔ ٹنڈر جو مخصوص فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروا لیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیداروں کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف اور ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپیسی فیکشن (اگر کوئی ہو) پر مشتمل ہوں گی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے۔ دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے کو نہ ہوں گے جس کا مطلب یہ ہو گا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہو جانا چاہیئے۔ بغیر اس کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہو گا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ چار علیحدہ علیحدہ نرخ تحریر کئے جانے چاہئیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

وصولی چندہ وقف جدید۔ سال چہارم

احباب کرام کراچی کی طرف سے جولائی تک کی وصولی درج ذیل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
مکرم میاں نسیم حسین صاحب ڈرگ روڈ	۲۲۵-۰۰
ڈاکٹر سعید احمد صاحب ،،	۱۰-۰
چوہدری ممتاز علی صاحب فیڈرل ایریا	
فضل الرحمٰن صاحب راجپوت ،،	۱۸-۵۰
قاضی عبدالکریم صاحب ،،	۶-۰
ملک عبدالرحمٰن صاحب ،،	۱۰-۰
شمیم یوسف صاحب ،،	۵-۰
شیخ ابراہیم صاحب ،،	۷-۲۵
ڈاکٹر فدا حسین صاحب ،،	۵-۰
منور احمد صاحب ،،	۳-۶۹
محمود احمد صاحب	۸-۰
چوہدری سرفراز احمد صاحب ،،	۶-۰
پیر محمد انور صاحب ،،	۴-۲۵
قریشی سلطان احمد صاحب ،،	۶-۰
شیخ رشید احمد صاحب ،،	۱۲-۰
چوہدری محمد صادق صاحب ،،	۴-۵۰
بیگم صاحبہ محمد عمر صاحب قریشی	۶-۲۵
خواجہ عبدالحمید صاحب حلقہ جوبلی	۳-۰
ڈاکٹر محمد غیاث الدین صاحب قریشی ،،	۶-۰
ملک خلیل احمد صاحب ،،	۱۳-۱۹
سید رحمت علی شاہ صاحب ،،	۳-۵۰
غلام محمد صاحب چوکیدار ،،	۸-۰
مرزا محمد صدیق صاحب ،،	۱۲-۰
نذیر احمد سلیم صاحب ،،	۵-۰
ایم جے اسد صاحب ،،	۳۲-۰
چوہدری فضل دین صاحب ،،	۶-۰
مستری کرم الدین صاحب جیکب لائنز	۴-۰
ڈاکٹر مظہر الحق صاحب ،،	۷-۰
داؤد احمد صاحب ،،	۴-۰
عبدالرشید صاحب ،،	۱۵-۰
حفیظ احمد صاحب ڈالمیا ،،	۳-۰
شیخ عبدالوہاب صاحب صدر [illegible] حلقہ شرقی	۲۴
چوہدری ناصر احمد صاحب ،،	۶-۵۰
عبدالقیوم نسیم صاحب ،،	۳-۰
خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب ،،	۶-۰
کریم الدین احمد صاحب ،،	۶-۰
عبدالرشید صاحب قریشی ،،	۳-۷۵
چوہدری منصور احمد صاحب ،،	۸-۰
سید صدیق احمد شاہ صاحب ،،	۵-۲۵
چوہدری عبدالمالک خانصاحب ،،	۴-۰
خوشی محمد صاحب مالیر کینٹ	۶-۰
عبدالغنی صاحب ،،	۴-۰
چوہدری عبدالمجید صاحب ،،	۶-۵۰
عبدالحمید خانصاحب ،،	۷-۲۵
محمد اقبال صاحب منہاس ،،	۶-۳۷
عبدالقاسم صاحب بنگالی مالیر کینٹ	۶-۰
محمد رفیق صاحب ،،	۶-۰
عبدالقیوم خانصاحب اوورسیر	۶-۰
رشید الزمان صاحب ڈرگ روڈ	۱۴-۰
مرزا نذیر احمد صاحب ،،	۶-۰
خانزادہ محمد اسحٰق علی صاحب	۳-۸۲
خانزادہ مسعود احمد خانصاحب ،،	۳-۵۰
مرزا عبدالوہاب صاحب ،،	۲-۵۰
عبدالشکور صاحب اسلم ،،	۴-۰
مفتی محمد حسین صاحب ،،	۵-۰
خالد جلیل حمیدی صاحب ،،	۷-۰
مرزا عبدالقدیر صاحب ،،	۲-۰
مرزا محمد ادریس بیگ صاحب ،،	۳-۰
محمد عبداللہ خانصاحب ،،	۷-۰
مختار احمد صاحب ،،	۶-۰
سارجنٹ خدابخش صاحب ،،	۳-۰
ملک بشیر الدین صاحب ،،	۳-۰
مرزا فضل الرحمٰن صاحب ،،	۱۲-۰
عبدالرشید صاحب انور ،،	۵-۰
سیدہ سعیدہ جواد علی صاحب ،،	۵-۰
جمعدار بشیر احمد خانصاحب ،،	۲-۰
خواجہ سعید احمد صاحب بٹ ،،	۵-۰
ملک خان صفدر علی صاحب صادر ،،	۱۶-۰
نذیر احمد سلیم صاحب ،،	۵-۰
محمد عظیم صاحب فیڈرل ایریا	۵-۹۲
ملک محمد ایوب صاحب ،،	۳-۰
نورالدین صاحب باجوہ ،،	۶-۷۵
نوراللہ صاحب بٹ ،،	۱۶-۰
اہلیہ صاحبہ ،، ،،	۸-۰
محمد بشیر کھوکھر صاحب	۷-۵۰
سید محمد یوسف صاحب	۶-۵۰
عبداللہ بٹ صاحب ،،	۷-۰
محمد اسلم صاحب ،،	۶-۰
حفیظ احمد صاحب بٹ ،،	۱۳-۵۰

۴۹

درخواست دعا

میرے ابا جان ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے لندن میں ڈاکٹری کا آخری امتحان پاس کر لیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

(رشید احمد ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب محلہ دار الصدر (غربی) ربوہ)

458-82

عُسر اور یُسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

۳۸۱ - مکرم جناب عبد المجید صاحب ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ — ۱۰ - ۰۰
۳۸۲ - جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بذریعہ خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب — ۳۸ - ۷۸
۳۸۳ - جماعت احمدیہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم محمد ابراہیم صاحب — ۱۱ - ۸۸
۳۸۴ - دکانداران گول بازار ربوہ بذریعہ قریشی فضل حق صاحب — ۳۶ - ۸۱
۳۸۵ - جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ بذریعہ مکرم محمد اکرم صاحب ثانی — ۳۱ - ۰۰
۳۸۶ - مکرم مولوی محمد عثمان صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ — ۵ - ۰۰
۳۸۷ - جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ بذریعہ مکرم محمد صاحب — ۱۸ - ۰۰
۳۸۸ - خاندان مولوی عبد الکریم صاحب خوشاب ضلع سرگودھا — ۱۴ - ۰۰
۳۸۹ - محترمہ بیگم آمنہ احمد صاحب اعظم کلاتھ ایجنسی سیالکوٹ شہر — ۵۰ - ۰۰
۳۹۰ - مکرم عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ — ۱۰ - ۰۰
۳۹۱ - حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب - ربوہ — ۱۰ - ۰۰
۳۹۲ - جماعت احمدیہ منٹگمری بذریعہ مکرم نذیر احمد خانصاحب — ۱۴ - ۷۰
۳۹۳ - مکرم صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷ الف (سندھ) — ۵ - ۰۰
۳۹۴ - مکرم ڈاکٹر ایس ایم عبد اللہ صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ — ۵ - ۰۰
۳۹۵ - مکرم خورشید محمد صاحب دھرم پورہ لاہور — ۱۵ - ۰۰
۳۹۶ - مکرم مستری محمود احمد صاحب چاہ بھاگو والا نیل کوٹ ضلع ملتان — ۲۰ - ۰۰
۳۹۷ - مکرم مستری منظور احمد صاحب 〃 〃 — ۵۰ - ۰۰
۳۹۸ - محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ چک $\frac{۲۴}{10-R}$ ضلع ملتان — ۲۰ - ۰۰
۳۹۹ - محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ — ۵ - ۰۰
۴۰۰ - محترمہ خورشید بی بی صاحبہ کوٹ ضلع شیخوپورہ — ۷ - ۵۰
۴۰۱ - مکرم چوہدری طالب حسین صاحب چک ۱۱ جھور 〃 — ۱۹ - ۷۵

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نتائج امتحانات ۱۹۶۱ء

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بی۔ اے اور ہائر سیکنڈری (ہیومنٹی، پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپس) کے امتحانات ۱۹۶۱ء کے تفصیلی نتائج درج ذیل ہیں۔ امسال سیکنڈری بورڈ کے اعلان کے مطابق کالج کے کامیاب طلبہ میں سے سات طلبہ کے وظائف حاصل کرنے کی امید ہے۔

نتیجہ امتحان بی اے ۱۹۶۱ء

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۱۱۵۵۹	محمد اسمٰعیل وسیم	۲۵۲
۱۱۵۶۰	محمد حمید قریشی	۲۳۸
۱۱۵۶۳	محمود احمد	۲۱۴
۱۱۵۶۵	رانا وحید ظفر خاں	۲۲۸
۱۱۵۶۸	چوہدری لطیف احمد گھمن	۲۳۰
۱۱۵۷۰	سید ایس بشیر احمد	۲۲۷
۱۱۵۷۱	نور احمد	۲۲۸
۱۱۵۷۵	رفیق احمد اختر	۲۲۰
۱۱۵۷۸	مشتاق احمد چیمہ	۲۲۰
۱۱۵۷۹	عبد الرب	۲۵۹
۱۱۵۸۰	کلیم اللہ خاں	۲۱۳
۱۱۵۸۳	اعجاز احمد	۱۹۹
۱۱۵۸۵	منیر مبارک	۲۴۳
۱۱۵۸۶	سعید احمد	۲۲۰
۱۱۵۸۹	رفیق احمد	۲۱۹
۱۱۵۹۰	احتشام الضحیٰ	۲۲۳
۱۱۵۹۱	محمد الیاس	۲۴۲
۱۱۵۹۳	محمد صدیق سلیمی	۲۲۹

طارق سعید — کمپارٹمنٹ

مبارک احمد چوہدری

نتیجہ امتحان ہائر سکنڈری ۱۹۶۱ء

ہیومینٹی گروپ:۔

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۱۹۱۳۴	عبد الرشید	۴۳۳
۱۹۱۳۹	محمد نذیر	۴۰۴
۱۹۱۴۱	عزیز محمد	۳۴۸
۱۹۱۴۲	عنایت اللہ منگلا	۵۰۶
۱۹۱۴۴	جعفر ایم سوملی	۴۲۲
۱۹۱۴۵	نواز افضل گھمن	۴۱۵
۱۹۱۵۷	چوہدری محمود احمد	۵۰۲
۱۹۱۶۰	محمد رشید	۴۰۴
۱۹۱۶۶	ملک عبد المنان	۴۲۹
۱۹۱۶۸	ایم صفدر خان	۴۳۴
۱۹۱۷۴	ناصر احمد چوہدری	۵۳۴
۱۹۱۸۶	محمد یونس	۵۱۱
۱۹۱۸۷	محمد رفیق	۵۱۷
۱۹۱۸۸	فلک شیر	(نمبر بعد میں)
۱۹۱۹۱	عنایت اللہ	۵۱۰
۱۹۱۹۴	محمد سلیم	۵۰۵
۱۹۱۹۷	لیاقت حیات ملک	۴۲۶
۱۹۲۰۱	نصیر احمد	۴۳۱
۱۹۲۱۷	عبد الحمید	۵۸۰
۱۹۲۱۸	محمد ناصر	۵۹۳
۱۹۲۲۱	اشرف خاں	۵۹۰
۱۹۲۲۲	عطاء المجیب راشد	۶۱۴
۱۹۲۲۵	کنز یعنی احمد	۵۰۹
۱۹۲۲۶	خالد ملک	۳۸۸
۱۹۲۲۷	احمد جواد مخدوم	۳۹۲
۱۹۲۲۹	محمد اشرف چوہدری	۳۰۴
۱۹۲۳۹	سید مشہود احمد شاہ	۳۷۰
۱۹۲۴۰	ضیاء الدین احمد	۳۶۶

کمپارٹمنٹ:۔

نمبر	نام	
۱	عبد اللطیف خالد	کمپارٹمنٹ انگلش
۲	فضل احمد خاں	" "
۳	آفتاب احمد خاں	" "
۴	محمد اعظم ناصر	" "
۵	نذیر احمد	" "
۶	عبد الرب خاں	" "
۷	نصیر احمد	" "
۸	محمد عطاء اللہ	" "
۹	محمد یعقوب	" "
۱۰	مظفر حسین	" "
۱۱	منیر الدین عبید اللہ	" "
۱۲	غلام رسول آشنا	" "
۱۳	محمد یوسف یونس	(نتیجہ بعد میں)
۱۴	مظفر احمد خالد	کمپارٹمنٹ انگلش
۱۵	ظفر احمد	" "
۱۶	عطاء اللہ مطیع	" "
۱۷	محمد منظور	" "
۱۸	کلیم احمد منیر	" "

پری انجینئرنگ گروپ:۔

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۳۶۸۷	مبشر احمد طاہر	۴۲۵
۳۶۸۸	سید منصور علی شاہ	۵۲۵
۳۶۹۱	غلام محمد	۵۲۷
۳۶۹۴	محمد اکرم	۴۳۶
۳۶۹۶	فاروق احمد	۴۳۱
۳۷۰۰	منیر احمد	۵۴۵
۳۷۰۵	محمد نصیر	۴۵۵
۳۷۰۶	حفیظ اللہ حیدرانی	۵۸۰
۳۷۰۷	مسعود احمد	۵۳۸
۳۷۰۸	محمد حنیف	۴۳۴
۳۷۱۴	عزیز الرحمٰن	۴۶۹

کمپارٹمنٹ:۔

بشیر احمد بھٹی

سعید احمد

عبد السبحان سبحانی

نذیر احمد ظفر

لطف المنان

سردار سعید احمد

مشتاق مہدی

پری میڈیکل گروپ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۱۰۳۳	غلام سرور	۴۵۷
۱۰۳۶	عطاء اللہ ظہر	۴۳۱
۱۰۴۴	عبد الحفیظ غزنوی	۴۷۲

کمپارٹمنٹ:۔

نام	
عبد الرحیم ملک	کمپارٹمنٹ انگلش
محمد شریف	" "
غلام مصطفیٰ	" "
ہدایت احمد خاں	" "

(برائے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) کا بی اے کا نتیجہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ سے امسال انیس[19] طالبات نے بی اے کا امتحان دیا تھا۔ کامیاب طالبات کے نام درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱	صالحہ	۲۹۴	سیکنڈ
۲	بشریٰ خانم	۲۶۳	"
۳	ثریا سلطانہ	۲۹۰	"
۴	عائشہ رفیعہ	۲۶۸	"
۵	مقبول اختر	۲۵۳	"
۶	حلیمہ رحیم	۲۸۱	"
۷	طیبہ صدیقہ	۲۴۸	تھرڈ
۸	نصرت پروین	۲۲۱	تھرڈ
۹	شکیلہ صوفی	۲۴۷	"
۱۰	صاحبزادی امۃ الشکور	۱۸۳	"
۱۱	عائشہ رحیم	کمپارٹمنٹ انگلش	
۱۲	ثریا تاج	"	"
۱۳	صاحبزادی امۃ القدوس	"	"
۱۴	منصورہ محمود	"	"

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مکرم عزیز محمد خاں صاحب آف بہاولپور کے لئے دعا کی تحریک

(مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

مکرم عزیز محمد خاں صاحب آف بہاولپور کو لقوہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کھانے پینے اور بولنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے نیز بینائی پر بھی اثر معلوم ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور دین و دنیا میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔